رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور پاکستان

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½

یوم: جمعہ — ۳۰ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ / ۴	۲۰ صلح ۱۳۲۹ ہش	۲۰ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو رات نیند کم آئی۔ دن میں بھی طبیعت زیادہ صاف نہیں رہی۔ اب قدرے بہتر ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ آج تعلیم الاسلام کالج یونین نے مکرم جناب ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی۔

مہاجرین کو بٹائی نہ دینے والے مزارعین کا قبضہ جائز تصور نہیں کیا جائیگا

لاہور ۱۹ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ بعض اشخاص جو مہاجرین کے تحت مزارعین کی حیثیت میں متروکہ اراضی پر قابض ہیں مہاجرین کو بٹائی دینے سے انکاری ہیں جس کی وجہ سے مہاجرین کو بڑی مشکل کا سامنا ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض مہاجرین جنہیں اعلےٰ مالکوں کے تحت ادنےٰ مالک تارکین کے حقوق تفویض کئے گئے ہیں۔ اعلےٰ مالکوں کو مواجبات کی ادائیگی نہیں کر رہے۔ جس کے سبب انہیں بلاوجہ وقت پیش آ رہی ہے۔ ایسے مقامی اور مہاجر قابضین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کا قبضہ صرف اسی صورت میں جائز تصور کیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ متعلقہ مہاجرین اور اعلےٰ مالکوں کو ان کی بٹائی کا حصہ ادا کرتے رہیں لیکن اگر وہ بٹائی اور مواجبات دینے سے قاصر رہیں تو انہیں پاکستان آرڈیننس اقتصادی بحالیات (جس کی بعد میں ترمیم ہوئی تھی) کی دفعہ ۸ (۲) (ب) کے تحت متروکہ اراضی سے بیدخل کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ وہ ایسی سزا اور جرمانہ کے مستوجب بھی ہونگے جیسے مناسب سمجھا جائیگا۔ متروکہ اراضی پر قابض اشخاص اس اعلان کو کمشنر بحالیات (اراضی) کی طرف سے تنبیہ سمجھیں (سرکاری اطلاع)

مشکلات میں گھرے ہوئے مبلغ اسلام کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات

"اٹلی میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر ملک محمد شریف صاحب کا لیکچر

لاہور ۱۹ جنوری۔ مکرم جناب ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی نے آج تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام "اٹلی میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ان غیر معمولی حالات و واقعات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی کہ جن میں سے گزر کر آپ کو اسپین اور اٹلی جیسے ممالک میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ اسپین کی خانہ جنگی اور اٹلی میں گزشتہ جنگ عظیم کے دل ہلا دینے والے چشم دید واقعات بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ کس طرح ہر حال میں خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ اور انتہائی مصائب و مشکلات کا سامنا کرنے کے باوجود آپ کے ذریعہ لوگ قبول اسلام کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ تقریر کے دوران میں متعدد واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے مزید بتایا کہ مسولینی کی فاشسٹ حکومت نے طرح طرح کا لالچ دے کر اس بات کی سرتوڑ کوشش کی کہ آپ سے فاشسٹ حکومت کے حق میں پروپیگنڈا کر دیا جائے۔ لیکن آپ نے ہمیشہ ہی اس پیشکش کو یہ کہتے ہوئے ٹھکرا دیا۔ کہ میں تو ایک مبلغ اسلام ہوں اور اسلام کی تبلیغ کے سوا کسی دنیوی نظام کا پرچار کرنے کے لئے کبھی آمادہ نہیں ہو سکتا اس پر آپ کو پانچ سال تک جیلوں اور جنگی قیدیوں کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مختصرات

طرابلس ۱۹ جنوری۔ اقوام متحدہ کے کمشنر برائے لیبیا اپنے عملہ سمیت کل شام بذریعہ ہوائی جہاز ٹریپولیٹیا فزان اور سائیرنیشیا کے تین ہفتہ کے دورے کے لئے پہونچ گئے۔ یہ دورہ ختم کر کے آپ قاہرہ روم پیرس اور لنڈن ہوتے ہوئے نیویارک جائیں گے (تسنیم)

لاہور ۱۹ جنوری۔ صوبائی محکمہ ترقی حیوانات کے زیر اہتمام ماہ فروری میں دھور و چک تحصیل شکر گڑھ چک ۳۶ تحصیل بھلوال کوٹیکی بھلوال تحصیل دیپالپور اور قادرپور منشیال تحصیل پاک پٹن میں علی الترتیب ۲۷-۱۰-۶ اور ۸ فروری کو مویشیوں کے یک روزہ نمائشی میلے ہوں گے۔ (سرکاری اطلاع)

روم ۱۹ جنوری۔ فرانس۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے انجینئر اور ماہرین یہاں جمع ہو کر اس منصوبے پر غور کرنے والے ہیں کہ مونٹ بلیک کے درمیان سے ایک آٹھ میل طویل سڑک بنا کر فرانس اور اٹلی کو باہم منسلک کر دیا جائے۔

حکومت پاکستان کا عزم صمیم

کراچی۔ ۱۹ جنوری۔ آج وزیر اعظم پاکستان نے ایک بیان میں اس امید کا اظہار کیا کہ سلامتی کونسل کشمیر کے متعلق بین الاقوامی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کا حکم دے دے گی۔ آپ نے ہندوستان کی طرف سے اس معاملے کے تصفیہ کے سلسلہ میں دانستہ تعطل پیدا کرنے اور روڑے اٹکانے کے معاملہ پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے کہا کشمیر ہر لحاظ سے پاکستان کا ایک حصہ ہے۔ اس کے دریا۔ اس کی سڑکوں کا رخ۔ اس کے تجارتی راستے پرانے اور گہرے رابطے اس بات کے بیّن شاہد ہیں آپ نے کہا ہندوستان اپنی فوج کے ذریعہ اس کوشش میں ہے۔ کہ کشمیری مسلمانوں کے جذبات کو اس قدر کچل دیا جائے۔ کہ اگر رائے شماری کی نوبت بھی آئے۔ تو وہ دلیری سے اپنا یہ حق استعمال نہ کر سکیں۔ آخر میں خان لیاقت نے فرمایا ہم فطرتاً امن پسند ہیں لیکن کشمیر کے معاملہ میں ہم کسی طاقت سے دب کر نہیں رہ سکتے۔ ہر پاکستانی اس سلسلے میں عزم صمیم رکھتا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے معاملہ میں کوئی غیر آبرومندانہ فیصلہ قبول نہیں کرے گا۔ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر چٹوپادھیائے نے بھی ہندوستان کے دانستہ تعطل کو کوستے ہوئے کہا ہم ہر حالت میں پاکستان کا ساتھ دینگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

نوجوانان جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریک جدید کے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ بعض مجالس کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر جگہ کے خدام سرگرم کوشش کر کے دفتر دوم کے وعدوں کو اس سال پانچ لاکھ تک لے جائیں۔ اس کے لئے ۵ فروری ۱۹۵۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کئے جائیں جن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے۔ اور اس کے بعد خدام گھر بہ گھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں اور یہ تسلی کریں کہ ان کے شہر میں کوئی ایسا نوجوان باقی نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل نہ ہو۔

چندہ کی شرح میں بھی کچھ رعائت کر دیتا ہوں۔ آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ ماہوار آمد کے ۲۰ فیصدی کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہیئے اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اس مہم میں آپ کو کامیاب کرے والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۸ جنوری ۱۹۵۰ء

روزنامہ الفضل لاہور
۲۰ جنوری ۱۹۵۰ء

کیا یہ پولیس کا حسنِ انتظام ہے

"مغربی پاکستان" کے مزاحیہ نویس صاحب نے بھی احراریوں کی حمایت میں سیالکوٹ کے فساد کے متعلق زبان کھولنا ضروری خیال فرمایا ہے۔ بعینہ اسی طرح جس طرح آپ نے کبھی سرکس میں دیکھی ہوگا۔ کہ ایک کھلاڑی اپنا کرتب دکھا کر ریٹائر ہوتا ہے تو دوسرے کرتب کے شروع ہونے تک کے وقفہ کو دلچسپ بنانے اور تماشائیوں کی دل لگی کے لئے ایک دوسری قسم کا ماہرِ فن اکھاڑے میں آکر پہلے کرتب کی مضحکہ خیز نقل اتارتا ہے۔ "مغربی پاکستان" کے رئیس التحریر نے جو حکام کی غفلت شعاری پر وعظ کل فرمایا تھا۔ ضرور تھا کہ اس کا مضحکہ خیز خاکہ "مغربی پاکستان" کے مزاحیہ نویس بھی اتارتے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"سیالکوٹ کا ڈپٹی کمشنر احمدی ہے۔ احمدیوں نے سیالکوٹ میں ایک مناظرانہ جلسہ کیا۔ اور اشتعال انگیزی پر لوگ برہم ہوئے تو پولیس نے امداد کی۔ اب ڈپٹی کمشنر نے دفعہ ۱۴۴ لگا کر مسلمان عوام کو دبا دیا ہے۔

اس فساد کو دبانا مستحسن ہے۔ لیکن احمدیوں کو شہ دے کر ختم رسالت پر دریدہ دہنی کا موقعہ دینا کسی طرح گوارا نہیں کیا جا سکتا۔"

ان الفاظ میں قارئین کرام دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ کل معاصر کے رئیس التحریر نے نہایت ماہرانہ انداز میں فرمایا تھا۔ اسکی کتنی غیر ماہرانہ مزاحیہ انداز سے نقل اتاری گئی ہے۔ اور اسکو نہایت مضحکہ خیز بنانے کے لئے سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو جو بیچارا چنگا بھلا "مسلمان" ہے۔ بیک جنبش قلم کس طرح احمدی بنا ڈالا گیا ہے۔ اسکو کہتے ہیں کرامات اس تصویر پر شروع ہی میں یہ آخری برش لگا کر جو کمال فن مزاحیہ نویس صاحب نے دکھایا ہے۔ واقعی بے نظیر ہے۔ اور قہقہے مار مار کر پڑھنے والوں کے پیٹ میں بل نہ پڑ جائیں۔ تو کمال فن دکھانے کا فائدہ ہی کیا ہے۔

اس کمال سے آپ اپنے رئیس التحریر کے اس پہلو کو گویا نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پولیس نے جو حالات پر قابو پالیا تھا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے فسادیوں کو فساد سے بند کر دیا تھا۔ یہ دراصل حکام کی غفلت شعاری تھی۔ اور حکام کی چوکسی کا ثبوت تو اس طرح دیا جانا چاہیئے تھا۔ کہ فسادیوں کو موقع دیا جاتا۔ کہ وہ احمدیوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتے۔ ایک بھی جلسہ گاہ سے سلامت نہ جانے پاتا۔ ان کے گھروں کو پھونک جلا کر راکھ کر دیا جاتا ان کی دوکانیں لوٹ لی جاتیں۔ ان کے بچوں کو ہلاک کیا جاتا وغیرہ وغیرہ۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر ہم سمجھتے۔ کہ حکام نے حسن انتظام کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

اسی لئے مزاحیہ نویس اس سے یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ حکام نے حسن انتظام کا مندرجہ بالا ریکارڈ قائم کرنے میں کیوں کوتاہی کی۔ اس کا جواب وہ یہ دیتے ہیں۔ کہ ڈپٹی کمشنر احمدی تھا۔ ان کا کمال فن یہی ہے۔ کہ دلیل جہاں تک ہو سکے سرتاپا غلط ہو۔ کیونکہ اسی سے تو مزاح کی نوک پلک درست ہوتی ہے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ سامان قہقہہ مہیا کرتا ہے۔ ان کا کام تو وقفہ کو دوسرے کرتب تک زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانا ہے۔ پھر مزاحیہ نویس فرماتے ہیں:۔

"احمدیوں نے سیالکوٹ میں مناظرانہ جلسہ کیا اور اشتعال انگیزی پر لوگ برہم ہوئے تو پولیس نے امداد کی۔"

اس سے آپ یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ جلسہ جو احمدیوں نے کیا۔ وہ چونکہ مناظرانہ تھا۔ اور اس میں احمدیوں نے اشتعال انگیزی کی تھی۔ اور لوگوں نے فساد برپا کر دیا تھا۔ اور پنڈال میں پتھر اور اینٹیں پھینکی تھیں۔ اور معصوم احمدیوں کو زخمی کیا تھا۔ تو پولیس نے بجائے اس کے کہ فسادیوں کی امداد کرتی۔ الٹی احمدیوں کی امداد کی۔ حالانکہ وہ سو فی صدی پرامن رہے۔ جو لوگ پرامن رہتے ہیں۔ ان کی امداد کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ ہاں پولیس کا کارنامہ قابل تعریف تو اس صورت میں ہوتا۔ کہ وہ فسادیوں کا ساتھ دیتی۔ اور ان کے ساتھ مل کر احمدیوں کے پرزے اڑا دیتی۔ مزاحیہ نویس صاحب رئیس التحریر صاحب کی حسرتوں کی پیروڈی کرتے ہیں۔ اور افسوس کرتے ہیں کہ ؎

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

اس لئے مزاحیہ نویس صاحب نے یہ فنکارانہ جھوٹ گھڑا ہے۔ کہ احمدیوں کا جلسہ مناظرانہ تھا۔ اور انہوں نے اشتعال انگیزی کی تھی۔ اس جھوٹ کے ملائے بغیر رئیس التحریر صاحب کے ماہرانہ انداز کی غیر ماہرانہ مگر کمال مزاح کی حامل پیروڈی ہو نہیں سکتی تھی۔ اس لئے اپنے فن کی ٹکنیک کے مطابق یہ جھوٹ ملانا ضروری تھا۔ احمدی لاکھ پرامن رہیں تو کیا ہوتا ہے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ فسادیوں کا وار پورا نہیں پڑنے پایا تھا کہ پولیس نے دخل اندازی کر دی۔ اور اس پر قیامت تو یہ ہوئی۔ کہ ڈپٹی کمشنر نے دفعہ ۱۴۴ لگا کر مسلمانوں کے حوصلۂ فساد انگیزی کو دبا کر ان کے ساتھ سخت بے انصافی کا اظہار کیا۔ اگر ڈپٹی کمشنر کو ہم "احمدی" نہ بنائیں۔ تو مسلمان عوام کے فسادی حوصلوں کو جو دبانے کی کوشش کی گئی ہے اسکی کوئی وجہ جواز ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتی۔

چونکہ اتنے جھوٹ سے مزاحیہ نویس صاحب کے خیال میں ان کا کمال فن پورا پورا ظاہر نہیں ہو سکتا تھا۔ اور نہ رئیس التحریر صاحب کے اظہار کمال کی صحیح ترجمانی ہو سکتی تھی۔ اس لئے آپ کو اپنی تصویر پر ایک اور گہرا کوٹ جھوٹ کا دینا پڑ گیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس فساد کو دبانا مستحسن ہے۔ لیکن احمدیوں کو شہ دے کر ختم رسالت پر دریدہ دہنی کا موقعہ دینا کسی طرح گوارا نہیں کیا جا سکتا۔"

آپ فرماتے ہیں۔ کہ ویسے عام طور پر تو فساد کا مٹانا مستحسن ہے۔ لیکن اس صورت میں مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ اس فساد کے مٹنے سے احمدیوں کی جو جان بچ گئی ہے۔ اور فسادیوں کے حوصلے کما حقہ، نہیں نکل سکے۔ تو گویا یہ احمدیوں کو شہ دینا ہے۔ کہ وہ اپنے اعتقادات کا اظہار کر سکا کریں۔ اگر فساد مٹایا نہ جاتا۔ تو کم سے کم اتنے احمدی تو جتنے کہ اس جلسہ میں جمع ہوئے تھے۔ دنیا سے کم ہو جاتے۔ اور وہ جو اللہ تعالےٰ پر یہ اتہام لگاتے ہیں۔ کہ وہ اب بھی اپنے پاک بندوں سے کلام کر سکتا ہے۔ اور یہ جو خاتم النبیین کے اصل معنی لیتے ہیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف عامۃ الناس کے لئے اسوہ حسنہ تھے۔ بلکہ انبیاء کے لئے بھی اسوہ حسنہ تھے۔ یہ ختم رسالت پر دریدہ دہنی کرنا ہے۔ اس لئے خواہ وہ کتنے پرامن رہیں۔ پولیس کا ان کی امداد کرنا اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ شہبازانِ اسلام کی کھلی کھلی حق تلفی ہے۔ ان کے حوصلۂ فساد انگیزی کی سراسر ہتک ہے۔ کیا آپ نے اس جانباز لڑکے کی حکایت نہیں سنی۔ جو اپنے استاد کو بندوق کا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ اور استاد صاحب جان بچا کر بھاگ اٹھے۔ تو لڑکے کے باپ نے چلا کر کہا تھا۔ کہ مولوی صاحب بھاگو مت میرے بیٹے کا پہلا نشانہ ہے۔ خطا نہ جائے۔

جب ایسی ایسی نظیریں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ تو یہ کس قدر بدنظمی ہے۔ اور غفلت ہے ہماری پولیس اور ہمارے حکام کی۔ کہ انہوں نے سیالکوٹ میں فساد کو روک دیا۔ اور پرامن احمدیوں کو صاف بچ کر نکل جانے کا موقع دیا۔ دراصل یہ سراسر احمدیوں کی چالاکی ہے کہ انہوں نے حکام سے تعاون کرتے ہوئے پہلے جلسہ بند کر دیا۔ اور اس طرح پولیس کی بدنظمی میں اسکی امداد کی۔ حالانکہ احمدیوں کا فرض تھا کہ وہ پولیس کی بات نہ مانتے۔ تو غازیانِ اسلام کی اینٹوں اور پتھروں سے زخمی ہو ہو کر وہیں ڈھیر ہو جاتے۔ بلکہ ان کو تو چاہیئے تھا۔ کہ جو اینٹ یا پتھر خطا ہوتا وہ اٹھا کر خود اپنے سر میں مار لیتے۔ کیا انہوں نے نہیں پڑھا ہوا۔ ع

خود اٹھا لاتا ہوں جو تیر خطا ہوتا ہے

اس کا یہ فائدہ ہوتا کہ کسی غازیٔ اسلام کی قابلیت کلوخ اندازی پر حرف بھی نہ آ سکتا۔

اور پھر دیکھئے نا یہ احمدی کتنے دریدہ دہن ہیں۔ کہ خاتم النبیین کے اصل معنی لیتے ہیں۔ مانا کہ خاتم النبیین کے اصل معنی خاتم الشعراء۔ خاتم الاولیاء کی طرح وہی ہیں جو یہ بتاتے ہیں۔ لیکن جب ہمارے علماء نے احتیاطی طور پر غلط معنی اختیار کر لئے ہوئے ہیں۔ اور ان پڑھ عوام کے دلوں میں وہ راسخ ہو چکے ہوئے ہیں۔ تو اب کیا یہ دریدہ دہنی نہیں ہے کہ وہ ہم کو اصل معنی سناتے پھرتے ہیں۔ ہم نے تو مولانا روم علیہ الرحمۃ جن کی اقبال بھی تعریف کرتا ہے۔ پھر ابن عربی علیہ الرحمۃ۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اور پھر خدا بھلا کرے کیا نام اس زمانے کے علماء و مجددین شیخ سرہندی مجدد الف ثانی اور حضرت ولی اللہ شاہ محدث دہلوی علیہم الرحمۃ اور پھر مولانا عبد الحی علیہ الرحمۃ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی دیوبند اور شاہ اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ اور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کی اس معاملہ میں ایک نہیں سُنی تو کیا ہم اب چند مرزائیوں کے کہنے پر صحیح معنی مان لیں۔ کیا یہ ان کی پرلے درجہ کی دریدہ دہنی نہیں ہے۔ کہ ان لوگوں کی رائیں پڑھ پڑھ کر ہمیں سناتے ہیں۔ جن کی رائیں ماننے سے ہم نے ایک دفعہ انکار کر دیا ہوا ہے۔ خاصکر جبکہ ان پڑھ مسلمان عوام کی حمایت اور اینٹوں اور پتھروں والی پرزور حمایت بھی ہم کو حاصل ہے۔ ایسی صورت میں اینٹوں اور پتھروں کو رائیگاں جانے دینا اور فسادیوں کے حوصلوں کو دبا دینا کہاں کی انتظام پرستی ہے؟

تلاش

چودھری رحیم داد صاحب ساکن ہری پور ہزارہ ثم مہاجر قادیانی عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہیں۔ گمشدگی سے پہلے وہ کراچی میں بیکری کا کاروبار کرتے تھے۔ ان کے اہل و عیال سخت پریشان ہیں۔ اور کاروبار کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ جو دوست ان کے پتہ سے قریشی محمد اقبال صاحب قریشی برادرز کمیشن ایجنٹس ساؤتھ نیپیئر روڈ کراچی کو اطلاع دیں گے۔ انکی خدمت میں علاوہ شکریہ کے نقد انعام بھی پیش کیا جائے گا۔ اگر یہ سطور چودھری صاحب مذکور کی نظر سے گذریں تو انکی خدمت میں التجا ہے۔ کہ وہ فوراً گھر تشریف لے آئیں۔

کسی سچے مومن کا ذاتی "گلہ شکوہ" اُسے ایمان سے متزلزل نہیں کرسکتا

اعمال کے مدارج کو ملحوظ رکھنا بہرحال ضروری ہے

خلافت کا نظام نبوت کے نظام کا تتمہ ہے

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

کچھ عرصہ ہوا مجھ سے ایک صاحب نے جو قادیان سے ہجرت کر کے لاہور آئے ہوئے ہیں ذکر کیا کہ جب قادیان میں مجھے فلاں صدمہ پہنچا تھا۔ تو اس وقت میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے مشورہ کرنے اور حضور کے مشورہ سے تسکین پانے کی غرض سے حضور کی ملاقات کے لئے گیا تھا۔ مگر کافی دیر تک انتظار کرنے کے باوجود پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے ملاقات کا موقعہ نہیں دیا۔ حالانکہ میں اس وقت بیمار بھی تھا۔ اور کئی لوگ جو میرے بعد آئے تھے انہیں ملاقات کا موقعہ دے دیا گیا۔ ان صاحب نے یہ بھی بتایا۔ کہ ملاقات کے لئے منتخب ہونے والوں کی فہرست پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں بھجوائی گئی تھی۔ اور حضور ہی کے انتخاب کے ماتحت ملاقات کرنے والوں کے نام چنے گئے تھے۔ اس لئے مجھے سخت دل برداشتہ ہو کر اور انتہا درجہ کی جسمانی اور روحانی کوفت اٹھا کر واپس آنا پڑا۔ جس کا مجھے بے حد رنج ہوا اور اب تک رنج ہے۔

اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد ان صاحب نے کمال سادگی کے انداز میں مجھ سے پوچھا کہ ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کی صداقت پر تو مجھے پورا پورا ایمان ہے۔ اور یہ تعلق کبھی کٹ نہیں سکتا۔ مگر اس واقعہ کی وجہ سے مجھے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق رکھنے میں شرح صدر نہیں رہا۔ یہ بات کہہ کر یہ صاحب تشریف لے گئے (کیونکہ عین اس وقت بعض اور دوست ملنے کے لئے آ گئے تھے) اور جاتے ہوئے یہ صاحب کہہ گئے کہ مجھے اس کا جواب بعد میں دے دیا جائے۔ چنانچہ چند دن کے بعد ان کی طرف سے یاد دہانی کا خط بھی پہونچا۔ جس میں لکھا تھا کہ مجھے آپ کے جواب کا انتظار ہے۔ سو میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ ان صاحب کے اعتراض کا جواب الفضل میں شائع کرا رہا ہوں تاکہ اگر میرے اس جواب سے ان صاحب کی تسلی نہ ہو تو کم از کم دوسرے دوست ہی میرے اس نوٹ سے اصولی رنگ میں فائدہ اٹھا سکیں۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم

سب سے پہلی بات جو میں اس تعلق میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کسی مامور من اللہ پر ایمان لانے والا شخص اپنے اس ایمان سے خدا پر یا جماعت پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ بلکہ دراصل یہ خدا کا احسان ہوتا ہے۔ کہ اسے اس ایمان کی توفیق ملتی ہے۔ پس اس معاملہ میں حقیقتاً "مشورہ" وغیرہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور اس کی ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت پر ایمان لانے کی توفیق ملنا خدا کی طرف سے ایک انعام ہے۔ تو پھر کسی مومن کہلانے والے کی طرف سے یہ سوال کہ میں اس خدائی انعام کو اپنے ہاتھ میں رکھوں۔ یا کہ اس سے دست بردار ہو جاؤں ایک ایسا سوال ہے جس کا فلسفہ کم از کم میری سمجھ سے بالا ہے۔ اور بہرحال اس میں مشورہ کا کوئی سوال نہیں۔ کیونکہ ہر سچے احمدی کا اس موقعہ پر صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے۔ اور یہ جواب وہی ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک موقعہ پر حضرت عمرؓ کو دیا تھا کہ "جس خدائی سواری کے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے تم نے اس کی رکاب پر ہاتھ رکھا ہے۔ اسے کسی اِدھر اُدھر کے خیال سے ڈھیلا نہ ہونے دو۔ ورنہ تمہارا اس منزل مقصود تک پہونچنا ایک خیال موہوم ہو گا۔ جو خدائے علیم و قدیر نے اس سواری کے لئے مقدر کر رکھی ہے"۔ یہ جواب حضرت عمرؓ کو اس وقت دیا گیا تھا جبکہ وہ ایک ایمانی غیرت کے جوش میں صلح حدیبیہ کی بظاہر تحقیر آمیز شرائط پر پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ تو پھر کس قدر افسوس ہے اس شخص پر جو کسی دینی بات پر نہیں بلکہ ایک ذاتی اور وقتی رنجش کو آڑ بنا کر منزل مقصود سے پہلے ہی تھک کر بیٹھ جانے کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے۔ میں نے یہ الفاظ طعن کے رنگ میں نہیں لکھے۔ بلکہ دلی درد کے ساتھ لکھے ہیں اور کاش وہ اسی درد سے قبول کئے جائیں۔

دوسرا جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ جہاں سوال کرنے والے دوست نے اپنی تکلیف اور اپنی پریشانی کا خیال کیا۔ وہاں انہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر بھی یہ حسن ظنی کیوں نہیں کی۔ کہ وہ اس وقت کسی اہم دینی کام میں معروف ہوں گے۔ اور کم فرصتی کی وجہ سے یا علالت طبع کی وجہ سے انہوں نے اس وقت مجبوراً صرف چند آدمیوں کا انتخاب کر کے انہیں ملاقات کے لئے بلا لیا ہو گا۔ کیا معروفیت اور پریشانی اور بیماری کا ورثہ صرف ان صاحب کے لئے ہی مقدر ہے۔ اور دوسرا کوئی شخص ان باتوں میں مبتلا نہیں ہو سکتا؟ تو جب دوسرے لوگ بھی جو ہمارے اس دوست سے بدرجہا زیادہ کام کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں۔ مجبوریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ تو یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ انسان اپنی تکلیف کا تو خیال کرے لیکن امام کی تکلیف اور امام کی پریشانی اور امام کی معروفیت کا اسے کوئی احساس نہ ہو! یقیناً یہ ایک بہت بھونڈی قسم کی تقسیم ہے جس سے ہر مخلص اور سنجیدہ آدمی کو پرہیز کرنا چاہیئے

تیسری بات اس تعلق میں قابل غور یہ ہے۔ کہ خود اپنے بیان کے مطابق یہ صاحب اس واقعہ کے قریباً آٹھ نو ماہ بعد قادیان میں مقیم رہے۔ اور اس کے بعد فسادات کی وجہ سے وہاں سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اتنے لمبے عرصہ تک انہوں نے قادیان میں یہ سوال نہیں اٹھایا۔ اور ان کا یہ شکوہ ان کی زبان پر نہیں آیا۔ لیکن جونہی کہ وہ قادیان سے نکل کر لاہور آئے۔ اور ہجرت کی وجہ سے جماعت کی تنظیم کو بظاہر ایک دھکا پہونچا۔ تو ان صاحب کے پرانے دبے ہوئے "گلے شکوے" باہر آنے شروع ہو گئے۔ کیا اس صورت میں ہر شخص یہ خیال کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ کہ دراصل یہ گلہ شکوہ اس بیان کردہ واقعہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس ناگوار تزلزل کی وجہ سے ہے۔ جو قادیان کی ہجرت اور جماعت کے وقتی انتشار کی بناء پر بعض کمزور لوگوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ ایک خاص قسم کا جذبہ اور ایک غیر معمولی نوع کا احساس نو ماہ کے طویل عرصہ تک دل کی گہرائیوں میں مخفی رہتا ہے۔ اور زبان تک آنے کا نام نہیں لیتا۔ لیکن جونہی کہ قادیان سے جماعت باہر نکلتی ہے۔ اور اس میں ایک وقتی انتشار کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ تو یہ مخفی جذبہ ایک بھاری گلا شکوہ بن کر پھوٹ پڑتا ہے۔ میں بدظنی نہیں کرتا۔ لیکن ان صاحب کی ہمدردی کے خیال سے انہیں توجہ دلانے پر مجبور ہوں کہ وہ خدارا سوچیں اور غور کریں کہ کیا ان کا نفس انہیں دھوکہ تو نہیں دے رہا اور کیا ان کا یہ اعتراض موجودہ ابتلا کا نتیجہ تو نہیں؟ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ سچے مومن کا قدم ہر آزمائش اور ابتلا کے وقت میں آگے کی طرف اٹھتا ہے۔ پس جس شخص کا قدم امتحان کے وقت میں پیچھے ہٹنے یا لغزش کھا کر نیچے گرنے کی طرف مائل ہو اسے فرضی اور جھوٹی باتوں سے تسلی پانے کی بجائے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ میرے یہ الفاظ بھی شاید تلخ سمجھے جائیں مگر نیک نیتی کی تلخی نیک نیت لوگوں کو بری نہیں لگنی چاہیئے۔

چوتھا جواب اس اعتراض کا یہ ہے۔ کہ ہماری شریعت نے اعمال کے مختلف درجے مقرر کر رکھے ہیں اور ہر سچے مومن کا فرض ہے کہ جب اس کے سامنے دو ایسے عمل پیش ہوں جن میں سے وہ حالات کی مجبوری کی وجہ سے صرف ایک کو اختیار کر سکتا ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ بہتر عمل کو اختیار کر کے نسبتاً ادنیٰ عمل کو اس پر قربان کر دے۔ نیکیاں دنیا میں بے شمار ہیں اور ہر انسان کو چاہیئے کہ حتی الوسع ہر نیکی پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن جہاں کسی خاص موقع پر دو نیکیاں آپس میں ٹکراتی ہوں وہاں انسان کا فرض ہے کہ اعلےٰ درجہ کی نیکی کو لے لے اور نسبتاً کم درجہ کی نیکی کی طرف سے آنکھیں بند کر کے خاموش ہو جائے۔ شریعت اسلامی کا یہ ایک ایسا مسلمہ اصول ہے جس کی ہر زمانہ میں ہر مصلح نے تلقین کی ہے حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ بسا اوقات بعض مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے تھے۔ کہ یا رسول اللہ اس وقت ہمارے سامنے یہ دو نیکیاں ہیں ہم ان میں سے کس کو اختیار کریں اور آپ ایسے موقعہ پر بلا تامل فرماتے تھے۔ (باقی آگے صفحہ ۵ پر)

کہ اس وقت فلاں نیکی کو اختیار کرو اور فلاں کو چھوڑ دو چنانچہ قرآن شریف بھی اس بنیادی اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:-

اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن باللّٰہ والیوم الآخر وجاھد فی سبیل اللّٰہ لا یستوون عند اللّٰہ۔

"یعنی اے لوگو بے شک حاجیوں کو پانی پلانا اور بیت اللہ کو آباد رکھنا ایک نیکی ہے لیکن کیا صرف اس نیکی کو اختیار کرنے والا شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا پر ایمان لاتا اور یوم آخرت پر یقین رکھتا اور خدا کے رستے میں جان و مال سے جہاد کرتا ہے سنو اور سمجھو کہ یہ دو گروہ کبھی بھی خدا کے حضور برابر نہیں ہو سکتے۔"

یہ اصولی آیت بہت سے جزوی مسائل کو حل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں خدا تعالیٰ یہ فلسفہ بیان فرماتا ہے کہ نیکیوں کے مختلف درجے ہوتے ہیں اور ہر درجہ کا علیحدہ علیحدہ مقام ہے اور سب سے اعلیٰ نیکی وقت کے مامور کے ذریعہ خدا کی آواز پر کان دھرنا اور ایک جان ہو کر اس کے دین کی خدمت میں کمربستہ رہنا ہے۔ اب ہمارے معترض مہربان خود سوچیں کہ احمدیت کی صداقت اور جماعتی تنظیم کے ساتھ وابستگی کے مقابل پر اس قسم کی ذاتی باتوں کو کیا وزن حاصل ہے کہ فلاں تکلیف کے وقت ہمارے ساتھ ہمدردی نہیں کی گئی یا ہم فلاں وقت ملاقات کے لئے آئے اور ہمیں ملاقات کا وقت نہیں ملا وغیرہ وغیرہ؟ ہمدردی اور دلداری یقیناً ایک اچھی چیز اور نیکی کا فعل ہے مگر اسے ایمان اور جماعتی اتحاد کے مقابلہ پر لانا بعینہٖ اسی قسم کی بات ہے جیسا کہ مکہ کے قریش کہتے تھے کہ ہم حاجیوں کو پانی پلانے اور کھانا کھلانے والے پارسا لوگ ہیں۔ ہمارے مقابلہ پر کسی اور کی نیکی کی کیا حقیقت رکھتی ہے؟ میں مانتا ہوں کہ انسان کی فطرت میں جذبات کا بھاری خمیر ہے اور وہ بسا اوقات جذباتی باتوں میں بڑی جلدی ٹھوکر کھاتا اور اپنے لئے لغزش کا سامان پیدا کر لیتا ہے لیکن خالقِ فطرت نے جذبات کے ساتھ عقل کا پاسبان بھی تو مقرر کر رکھا ہے اور یہ پاسبان اسی غرض سے ہے کہ انسان کو جذبات کی رو میں بہہ کر گمراہ ہونے سے بچائے۔ پس ہمارے ان دوست کو سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ اوّل تو ممکن ہے کہ اس وقت ان کی طرح حضرت صاحب کی طبیعت بھی علیل ہو اور وہ زیادہ ملاقاتوں کے لئے وقت نہ نکال سکتے ہوں اس لئے حضور نے وقتی خیال کے مطابق صرف چند نام چن لئے ہوں یا اس وقت حضور کو کوئی اور غیر معمولی مصروفیت ہو اور زیادہ ملاقاتوں کی گنجائش نہ نکالی جا سکتی ہو یا کوئی اور مجبوری درپیش ہو جس کا ان صاحب کو علم نہ ہو سکا ہو یا کسی ایسی مصلحت سے جس کا اظہار مناسب نہ ہو حضور اس وقت نہ مل سکے ہوں وغیرہ وغیرہ۔ الغرض بیسیوں قسم کے امکانات ہیں جن سے ایک حسن ظنی کرنے والا انسان تسلّی پا سکتا ہے۔ لیکن اگر بالفرض اس وقت بشری لوازمات کے ماتحت جلدی میں پوری سوچ بچار کے بغیر ہی انکار ہو گیا ہو۔ تو پھر بھی اس ذاتی اور وقتی اور جزوی بات کے نتیجہ میں یہ سوال اٹھانا کہ پھر خلافت کے ساتھ وابستگی اور جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کا کیا فائدہ ہے ہاتھی کو نگلنے اور مچھر پر تھو تھو کرنے والی بات ہے۔

پانچویں بات میں ان صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے یہ قرآنی آیت کبھی نہیں پڑھی کہ:-

اذا قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکیٰ لکم۔

"یعنی اگر تم کسی شخص کی ملاقات کے لئے جاؤ اور وہ اس وقت تمہیں نہ مل سکے اور تم سے واپس لوٹ جانے کے لئے کہا جائے تو تم (برا ماننے کے بغیر) واپس لوٹ جاؤ یہ تمہارے اخلاق اور باہمی تعلقات کے لئے بہت بہتر طریق ہے اور اس کے نتیجہ میں تمہارے دلوں میں پاکیزگی اور طہارت کے جذبات پیدا ہوں گے۔"

پس اگر ہمارے یہ دوست نیکیوں کے درجے ماننے کے لئے تیار نہیں اور اپنی ضد میں ملاقات سے انکار کو خلافت سے انکار کے برابر رکھ کر تولنا چاہتے ہیں تو کم از کم اس قرآنی آیت سے ہی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں جو ملاقات سے انکار کو بخوشی قبول کرنے اور طہارتِ نفس کا ذریعہ بنانے کی تلقین کرتی ہے۔

باقی رہا یہ خیال کہ ہم تو صرف موجودہ جماعتی تنظیم کے متعلق کہتے ہیں۔ ورنہ احمدیت یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کو تو ہم ایک لعنت خیال کرتے ہیں۔ سو یہ خیال نفس کے دھوکے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ خلافت کا نظام یقیناً نظام نبوت کا تتمہ اور اس کا ایک ضروری اور لازمی حصہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب وہ دنیا میں کوئی عظیم الشان تغیّر پیدا کرنا چاہتا ہے تو اوّلاً وہ ایک مامور اور مرسل کے ذریعہ ایک جماعت پیدا کر کے ایک نئے نظام کی تخم ریزی کرتا ہے اور چونکہ ایک نبی کی عمر بہرحال محدود ہوتی ہے اس لئے اس کے بعد خدا تعالیٰ مناسب وقت تک سلسلۂ خلفاء کے ذریعہ اس نئے نظام کو اپنی تقدیر خاص کے ماتحت آہستہ آہستہ پختہ اور مضبوط کر کے اس تخم کو ایک درخت کی صورت میں قائم فرما دیتا ہے جس کے بعد یہ نیا نظام خدا کی تقدیر عام کے ماتحت طبعی طریق پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص خلافت پر معترض ہوتا یا اس سے اپنا تعلق کاٹتا ہے وہ درحقیقت روحانی مرسلوں اور ماموروں کی بعثت کو ایک کھیل قرار دینا چاہتا ہے کہ گویا خدا نے نعوذ باللہ ایک کھلونا بنایا اور پھر اسے فوراً ہی کچی حالت میں ٹوٹنے پھوٹنے کیلئے غفلت میں چھوڑ دیا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

مَنْ شَذَّ شُذَّ "یعنی جو شخص جماعت کی تنظیم سے کٹتا ہے وہ خدا کی رحمت سے بھی کاٹا جائے گا۔"

پس خلافت کا نظام (جب تک بھی وہ خدا کے علم میں مقدر ہے) دراصل نبوت کے نظام کا تتمہ اور اس کی ایک لازمی فرع اور شاخ ہے اور اس سے اپنے تعلق کو کاٹنے والا اس دھوکے میں ہرگز نہیں رہنا چاہیئے کہ جڑھ اس کے پاس محفوظ ہے مگر یہ ایک جداگانہ سوال ہے جس کے متعلق انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر لکھنے کی کوشش کروں گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۸/۱/۵۰

ربوہ میں احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ

مختصر روئداد

(از محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ آف جھنگ)

۲۷ دسمبر آج ساڑھے دس بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر اور حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر زیرِ عنوان "ذکرِ حبیب" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ ساڑھے گیارہ بجے زنانہ اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے کی۔ نظم رضیہ اور صالحہ درد نے پڑھی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے اپنی تقریر "تحریک وقف زندگی" پر شروع کی۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عورتوں کی اصلاح کیلئے یہ تحریک فرمائی ہے بے شک یہ تحریک مردوں میں تو دیر سے جاری ہے مگر عورتوں میں اب شروع ہوئی ہے۔ کیونکہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت صرف مردوں کا کام نہیں بلکہ احمدیت کی اشاعت کی ذمہ داری جس طرح مرد پر عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح عورت پر بھی فرض ہے۔ مرد صرف مردوں تک پیغام حق پہنچا سکتا ہے۔ عورتوں میں مرد ٹھیک طرح تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ عورتیں بھی اس کام کو سرانجام دینے کیلئے کھڑی ہوں۔ اور اسی غرض کیلئے یہ تحریک جاری کی گئی ہے اور اس کے ذریعے مندرجہ ذیل کام بخوبی کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) دنیا میں مختلف مسائل ہوتے ہیں جن کو مرد اور عورت مل کر حل کرتے ہیں۔ مگر بعض ایسے مسائل ہیں جو صرف عورتوں کے ذریعہ ہی حل ہو سکتے ہیں اور بعض ایسے اعتراض ہوتے ہیں جن کو عورتیں ہی دور کر سکتی ہیں۔ مثلاً پردے کی آجکل مخالفت ہو رہی ہے اور عورتیں پردے کو ایک بوجھ سمجھ کر مردوں سے اس کے چھڑوانے کیلئے کہتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو صرف ایک عورت ہی اچھی طرح سمجھا سکتی ہے کہ عورت کے لئے پردہ کیوں ضروری ہے۔ مرد تبلیغ کر کے صرف مردوں کو ہی ان کے مسائل اچھی طرح سمجھا سکتے ہیں مرد عورتوں کو بیعت کے ذریعہ صرف احمدیت میں شامل کر سکتے ہیں۔ مگر عورت کو پردے پر آمادہ کرنا اور اس کی اہمیت وغیرہ بتانا اور اپنا نمونہ پیش کرنا کہ دیکھو ہم بھی پردہ میں رہ کر سب کام کر رہی ہیں اور دینی خدمات بھی سرانجام دے رہی ہیں یہ صرف عورت کا کام ہے۔ وہ اس کو بتائے گی کہ ہم نے دنیا میں رہ کر اور پردے میں رہ کر دینی کاموں کو چھوڑا نہیں ہوا۔ لیکن اس کے برعکس اگر کوئی مرد اس کو پردے کے متعلق کچھ کہے تو وہ اس کو اس طرح جواب دے گی کہ تم تو ہم لوگوں کو قید میں رکھنا چاہتے ہو اور ہمیں اپنے حقوق لینے نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ

پس اس لئے ضروری ہے کہ عورتیں اپنے آپ کو دینی خدمات کیلئے پیش کریں اور عورتوں کو ان کے مسائل سمجھا کر انہیں راہ راست پر لائیں اور پردہ وغیرہ کے مسائل کیلئے ان کو تحریک کریں

تعدد ازدواج ایک ایسا مسئلہ ہے جس کیلئے اگر ایک مرد ذرا سی بھی بات کہے تو عورت اس کو یہ جواب دے گی کہ تم نفسانی خواہشات کیلئے ایسی باتیں کہتے ہو۔ مگر ایک عورت نہایت واضح طور پر اس کو بتا اور سمجھا سکتی ہے کہ ایک سے زیادہ شادی کی اجازت اسلام نے کیوں دی ہے۔ کیونکہ ایک عورت دوسری عورت کی فطرت سے بخوبی واقف ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ہم زندگی وقف کریں اور ان مسائل کی طرف خاص طور پر توجہ دیں جنہیں مرد حل نہیں کر سکتے

اس کے بعد امۃ اللطیف صاحبہ نے زیر عنوان "حصولِ قادیان کیلئے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیئے" پڑھ کر سنایا اور ہر قسم کی مالی، جانی، وقتی، لسانی غرض ہر قسم کی قربانیاں کرنے کی تحریک کی اور پھر پہلا اجلاس ختم ہوا۔ ظہر و عصر کی نماز کے بعد مردانہ پروگرام لگایا گیا۔ آج کی حاضری اندازاً ڈیڑھ پانچ ہزار تھی۔

مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء بروز منگلوار آج کا اجلاس زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ دس بجے شروع ہوا اور تلاوت قرآن کریم جنت النساء صاحبہ نے کی۔ نظم امۃ الرفیق بیگم نے پڑھی۔ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے اپنا مضمون "احمدی خواتین اور فریضہ تبلیغ" شروع کیا انہوں نے بتایا کہ الٰہی سلسلوں کا دارومدار تبلیغ پر ہے۔ تبلیغ کے ذریعے حکمت و دانائی اور نرمی محبت کے ساتھ لوگوں کو سمجھانا ہے تبلیغ کے لئے چار باتوں کی ضرورت ہے۔

(۱) لوگوں کو نرمی اور دانائی سے سمجھائیں۔

(۲) اعلیٰ اخلاق سے لوگوں کو متأثر کریں۔

(۳) مالی و جانی قربانی سے دین کی ضروریات کو پورا کریں (۴) لوگوں کی خدمت کر کے اپنے آپ کو ایک مفید وجود ثابت کریں۔

ایک نظم کے بعد جمیلہ عرفانی صاحبہ نے پردے کی اہمیت پر اپنا مضمون پڑھا جس میں انہوں نے پردے کی اہمیت کو واضح کیا اور ثابت کیا کہ اسلام نے عورت کے لئے پردہ ضروری قرار دیا ہے۔ اور پردہ عورت کی ترقی میں ہرگز روک نہیں بن سکتا۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ عورت ہر ایک کام کر سکتی ہے۔ مختلف مثالوں سے آپ نے واضح کیا کہ عورتوں نے پردے کے ساتھ مذہب اور قوم کی ترقیات میں حصہ لیا۔

ایک چھوٹے بچے نے نظم پڑھی۔ اور اس کے بعد حضرت سیدہ بشریٰ بیگم حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنا مضمون زیر عنوان اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ شروع کیا۔ آپ نے بتایا کہ یہ آیات اس موقع پر نازل ہوئیں۔ جب کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے ساتھیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ اور مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ تسلی بھرے لفظ نازل فرمائے اس پرانے واقعہ کی یاد دلانے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالےٰ نے پھر اس کا اعادہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو یہ الہام ہوا۔ اس میں دو پیشگوئیاں ہیں۔ ایک یہ کہ تم کو کچھ عرصہ کے لئے پراگندہ ہونا پڑے گا اور دوسرا یہ کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔ وہ تمہیں پھر دوبارہ اکٹھا کرے گا۔ اور جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔ اسی طرح تم بھی فتح کے ساتھ دوبارہ قادیان میں داخل ہو گے۔

آپ نے بتلایا کہ اللہ تعالےٰ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ ایک سال کے اندر اندر بکھری ہوئی جماعت کو پھر اکٹھا کر دیا۔ یہ نشان ہمارے ایمان کی مضبوطی اور ثابت قدمی کا باعث ہوا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت نمائی کا ثبوت دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ان کے بعد محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے اپنا مضمون حضرت مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات پیش کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکت پر بہ دلائل اسے چسپاں کر کے حضور کے عہد مبارک جماعت کی عظیم الشان ترقیات کو بیان کیا

حضرت اقدس کی تقریر

بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے فرمایا آج کل ہمارے ملک میں پردے کے متعلق بہت بحثیں ہو رہی ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ عورت کے لئے پردہ ضروری ہے اور پردے میں عورت کا چہرہ بھی شامل ہے مغرب زدہ لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلام میں چہرہ کا پردہ نہیں ہے۔ غلط ہے۔ پردے کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے بھی موجودہ زمانے کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے زمانے میں زیادہ آزادی نظر آتی ہے۔ اس زمانے میں عورتوں سے لوگ علم سیکھتے تھے۔ مسائل کے متعلق جا کر دریافت کرتے تھے۔ حضور نے اسباب کی طرف توجہ دلائی کہ زمانہ نہایت جلد بدل رہا ہے۔ اس لئے اپنے کو بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ ہم لوگ باتیں سن تو لیتے ہیں۔ مگر عمل نہیں کرتے مثلاً صفائی ہے اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جسم میں سادگی بھی ضروری ہے۔ لیکن صفائی کی بھی ضرورت ہے۔ مگر اب باتوں کا وقت نہیں عمل اور کام کا وقت ہے۔ صفائی کے متعلق اسلام نے بے حد تاکید کی ہے۔ میں بھی کئی دفعہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ مگر ابھی تک اس حالت میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ گھروں کے اندر یہ کام مرد نہیں کر سکتا۔ عورتوں کی توجہ سے یہ کام ہو سکتا ہے۔ راستوں پر گند کوڑا کرکٹ پھینکنا یا بچوں کو راستے پر پاخانے کروا دینا۔ نہایت بری بات ہے۔ اب غیر ممالک سے لوگ آ رہے ہیں۔ اور کثرت سے آئینگے ان لوگوں نے تمہارا نمونہ دیکھنا ہے۔ ان میں دو قسم کے لوگ ہوں گے (۱) منافق طبع کہ جب تمہارا گندہ نمونہ دیکھیں گے۔ تو احمدیت کے لئے بدنامی کا باعث ہونگے اور ٹھوکر کھائینگے (۲) مخلص مومن جو تمہارے ہر عمل کا نمونہ لیگا اور اس پر عمل کرے گا۔ پس ایک حصہ کو تم مرتد کرو گے اور ایک حصہ کو تم گندہ کرو گے۔ میں لجنہ اماء اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وقار عمل کے ذریعے یہ بات عورتوں کو سکھائے۔ تاکہ وہ غیر قوموں میں سے آنے والے کے لئے نیک نمونہ پیش کر سکیں۔ ساتھ ہی میں عورتوں کو تعلیم کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے اندر اسلامی اخلاق اور اطوار پیدا کرو۔ دینی تعلیم سیکھنے سے یہ اخلاق اور اطوار پیدا ہو سکتے ہیں۔ تم اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی اور تغیر پیدا کرو۔ اور باہر سے ہزاروں آنے والوں کو سکھانے کے لئے خود سیکھ کر اپنے آپ کو تیار کرو۔ لجنہ کو اب ہوشیار ہو جانا چاہیئے اسلام اور کفر کی لڑائی ختم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تم۔ تمہاری مائیں۔ بہنیں۔ لڑکیاں مرد اور بچے پوری طرح اس میں شامل نہ ہوں۔ لجنہ کو چاہیئے کہ وہ عورتوں میں بیداری پیدا کرے۔ قربانی کی روح جماعت میں موجود ہے صرف عورتوں کو ان کی ذمہ داری سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے بعد حضور نے دعا فرمائی۔

۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء بروز بدھ۔ آج کا اجلاس سوا دس بجے زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ شروع ہوا۔ تلاوت محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے کی۔ اور ایک نظم کے بعد محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ "بعثت محمدیہ کا دوسرا دور" کے عنوان سے اپنی تقریر شروع کی۔ آپ نے انسانی پیدائش کی غرض و غایت اور انبیاء کرام کے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ محمدیت کا درجہ اور مقام بہت بلند ہے اور یہی پودا ہمیشہ ہمیش سرسبز رہے گا۔ فیضان محمدی تا قیامت جاری رہے گا۔ اس فیضان کو جاری رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ آپ کی امت میں خلفاء کا سلسلہ جاری کیا جاتا۔

پھر ایک نظم کے بعد محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ نے اپنی تقریر "تربیت اولاد" کے متعلق شروع کی اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے ذریعے اسلام پھیلے گا۔ اور دنیا میں معزز ترین یہی قوم ہو گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق کہ دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہو گی۔ مگر اس کا دوسرا پہلو بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ جس کو ایسی نعمت سے نوازتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ اس کے انعام کی صدق دل سے قدر کرتے ہوئے وہ لوگ اس کے شکر گذار بنیں۔ ہماری جماعت کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ ہماری بہنوں اور بچیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قوم کی ترقی کا بوجھ ان کے کندھوں پر ہے۔ اپنے آپ میں پہلے سے اچھی عادات پیدا کریں۔ پھر اپنے بچوں اپنے گھر والوں کو دیگر فرائض کا عادی بنائیں۔ اپنے آپ کو سچ کا عادی بنائیں۔ نمازوں کے پابند اور نیکی کے ہر امر میں آگے بڑھنے والے ہوں۔ دلیر اور بہادر بنائیں۔ ہمارے گھر اسلامی تعلیم کا نمونہ ہوں اور غیروں کے لئے مرعوب کشش۔ ہمیں اپنے آپ کو بنانا چاہیئے کہ اپنی ہر مشکل کا حل اور ہر ضرورت دعاؤں کے ساتھ حاصل کریں اور اپنی دعاؤں سے اسلام کی ترقی کو قریب سے قریب تر لائیں۔

بارہ بجے جناب ثاقب زیروی صاحب نے زنانہ جلسہ گاہ میں آ کر حضور کا تازہ کلام سنایا اسکے بعد محترمہ امۃ المجید صاحبہ نے "اسلامی تمدن" کے متعلق تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ مختلف دور تمدن کے آئے۔ اور مختلف تمدن اب بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ مختلف زمانوں میں مختلف تمدن پیش کئے گئے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی مکمل نہ تھا اور نہ وہ اس قابل تھے کہ انسانی ضروریات کو بخوبی پورا کر سکے اور لوگوں کے آپس میں ربط و ضبط پیدا کر سکے۔ لیکن اسلام نے ایسا تمدن پیش کیا ہے۔ جو مکمل ترین اور انسانی ضروریات کو بطریق احسن پورا کر سکتا ہے اگر یہ تمدن تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔ تو تمام جنگ و جدال ختم ہو کر امن قائم ہو جائے جسے آج دنیا کے سامنے پیش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

ان کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے چند منٹ کے لئے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے متعلق تقریر فرمائی آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے ملک کے ہر شہر ہر گاؤں۔ ہر قصبہ میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہیں۔ مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ لجنہ اماء اللہ ابھی تک صرف ایک سو کی تعداد قائم ہوئی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی اہمیت بتلاتے ہوئے فرمایا:۔

پس آپ یہاں سے پکا عہد کر کے جائیں کہ آپ جاتے ہی اپنی اپنی جگہوں پر لجنہ قائم کریں گی اور پھر مرکز کو اطلاع دیں تاکہ مرکز آپ کو اپنے قواعد اور خلیفۂ وقت کی ہدایات آپ تک پہنچا سکیں اسکے بعد آپ نے لجنہ کے قیام کی غرض و غایت و اہمیت اور اسکے فوائد بیان فرمائے بعد ازیں اجلاس ختم ہوا۔ اور ظہر و عصر کی نماز کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنی گئی۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۱۱۱۹: مسماۃ کرم بھری بیوہ میاں مولا بخش صاحب مرحوم پیشہ درزی عمر ۷۰ سال ساکن جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے میرے خاوند کی وفات ہو جانے کی وجہ سے مجھے کوئی مہر وغیرہ نہیں ملا۔ البتہ میں نے اپنے ہاتھ سے جو کما کر پونجی جمع کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کل پونجی /۱۰۰۰ روپے ہے۔ وصیت کی کل رقم یکمشت ادا کرتی ہوں۔ الامتہ: نشان انگوٹھا کرم بھری۔ گواہ شد: عبدالسلام اسلم۔ گواہ شد: غلام محمد ولد میاں اللہ دتہ داماد موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۹۵: مسمیٰ بشیر محمد ولد چوہدری سنور خان صاحب بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال ساکن تخار وڈ راجپوتاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ میری ماہوار آمد مبلغ /۱۲۰ روپے پر ہے سوا مبلغ /۲۴۰ روپے نقد جمع ہیں۔ لہذا میں اپنی ماہوار تنخواہ ۱/۱۰ اور مبلغ /۲۴۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے فوت ہو جانے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اور آمدنی میں کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ العبد: دین محمد بقلم خود ۲۷۷۹۱۱ سٹیشن سپلائی ڈپو۔ گواہ شد: جلال الدین ای ایم ای راولپنڈی۔ گواہ شد: کمال الدین احمدی راولپنڈی۔

وصیت نمبر ۱۱۵۵۹: مسماۃ فاطمہ زوجہ عبدالکریم صاحب درویش عمر ۲۰ سال ساکن خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر وصول شدہ /۱۰۰ روپیہ ڈنڈی طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی /۱۰۰ روپیہ الم و نتقہ ایک تولہ قیمتی /۱۰۰ روپیہ کل میزان مبلغ /۳۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا فاطمہ مہاجرہ۔ گواہ شد: مولا بخش موصیہ کے خاوند کا باپ۔ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۵۶۴: مسماۃ عائشہ بی بی زوجہ مولا بخش صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال ساکن خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد کوئی نہیں ہے اس وقت مبلغ /۱۰۰ روپیہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا عائشہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد: مولا بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۲۳: مسماۃ اللہ رکھی زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ عمر ۳۰ سال ساکن بھوئیوال چک ۱۸ ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کل موجودہ جائداد حق مہر /۳۲ روپے و ڈنڈیاں ... طلائی ۲ ماشہ قیمتی /۱۸ روپیہ کل میزان /۳۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا اللہ رکھی۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا چوہدری غلام قادر خاوند موصیہ۔ گواہ شد: خاکسار ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۰۰۱: مسمیٰ غلام حسین ولد قادر بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال ساکن مصری شاہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد (۱) آٹھ ایکڑ زمین واقع سرود جٹاں قیمتی /۶۰۰۰ (۲) ایک عدد مکان پختہ بمعہ سفید زمین واقع مصری شاہ لاہور قیمتی /۵۰۰۰ (۳) صدری مکان رہائشی پختہ واقع اکبری منڈی قیمتی /۲۵۰۰ روپیہ (۴) ایک رہائشی مکان پختہ چوک نواب صاحب قیمتی /۱۸۰۰ (۵) ایک دکان واقعہ اکبری منڈی قیمتی /۲۰۰۰ روپیہ (۶) ۴ کنال زمین بنجر عقب کے آوان قیمتی /۴۰۰ (۷) بمقام ربوہ ۴ کنال زمین سفید قیمتی /۴۰۰ میزان کل /۱۸۶۰۰ و نقدی /۱۰۰۰۰ روپیہ۔ کل منقولہ و غیر منقولہ جائداد قیمتی /۲۸۶۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال رتن باغ لاہور کرتا ہوں میرا گزارہ علاوہ اس جائداد کے آمد قریباً /۲۵۰ روپیہ ماہوار پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری جائداد جو بوقت وفات اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: غلام حسین مصری شاہ۔ گواہ شد: چوہدری محمد دین برادر حقیقی موصی مذکور۔ رحیم روڈ مسلم سٹریٹ ۱۱ لاہور

وصیت نمبر ۱۲۱۵۵: مسمیٰ محمد صدیق ہاشمی ولد سید عبداللطیف شاہ صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال ساکن کوارٹر K ۱۴ گورنمنٹ جوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ /۱۴۶ روپے بذریعہ ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: سید محمد صدیق ہاشمی کوارٹر K ۱۴ گورنمنٹ کوارٹرز جوبرجی گارڈن ملتان روڈ لاہور۔ گواہ شد: عنایت اللہ سلیم سیکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۱۵۶: مسماۃ عزیزہ ثروت زوجہ محمد صدیق ہاشمی صاحب قوم مغل عمر ۲۶ سال ساکن کوارٹر K ۸ جوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر /۱۵۰۰ روپیہ دو جوڑی کلپ طلائی ڈیڑھ تولہ قیمتی /۱۵۰ روپیہ۔ دو عدد ہار طلائی وزنی چھ تولہ قیمتی /۶۰۰ روپیہ چوڑیاں طلائی دو تولہ قیمتی /۲۰۰ روپیہ۔ پٹی طلائی ڈیڑھ تولہ قیمتی /۱۵۰ روپیہ۔ دو انگوٹھیاں و بالیاں طلائی وزنی تولہ قیمتی /۱۰۰ روپیہ کل میزان /۲۷۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: عزیزہ ثروت۔ گواہ شد: سید محمد صدیق ہاشمی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۱۸۲: مسماۃ مہتاب بی بی زوجہ محمد بخش صاحب قوم ارائیں عمر پچاس سال ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور یکصد روپیہ۔ مہر یکصد روپیہ۔ کل مبلغ /۲۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا مہتاب بی بی۔ گواہ شد: ماسٹر مفضل الدین بقلم خود۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا محمد بخش خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۱۷: مسماۃ زہرہ بیگم زوجہ ملک بشیر احمد صاحب قوم خواجگان عمر ۳۰ سال ساکن گورنمنٹ کوارٹرز ۳۶ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ /۵۲۰ روپے زیورات طلائی پانچ تولہ قیمتی /۵۴۴ روپے۔ میزان /۱۰۶۴ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: زہرہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عنایت اللہ بقلم خود سیکرٹری وصایا حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

وصیت نمبر ۱۲۲۳۷: مسمیٰ عبدالمجید ولد مولوی کرم داد صاحب قوم اعوان عمر ۵۲ سال ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ہماری جدی جائداد غیر منقسم مشترکہ ہے اس میں سے مجھے جس قدر حصہ آویگا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا عبدالمجید دوالمیال ضلع جہلم۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: عبداللہ سیکرٹری مال دوالمیال ضلع جہلم

وصیت نمبر ۱۲۳۲۰: مسمیٰ عبدالحلیم ولد عبدالسمیع صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال ساکن مکان ۲۰۰۰ محلہ مسلم پورہ پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۴۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ اور میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: عبدالحلیم بقلم خود بی۔ اے۔ سی سنٹر۔ گواہ شد: نواب دین بقلم خود نوشہرہ بی۔ اے سی سنٹر۔ گواہ شد: کپتان ملک خادم حسین بی۔ اے۔ سی سنٹر۔ نوشہرہ

وصیت نمبر ۱۲۳۴۶: مسمیٰ پیر منیر احمد ولد مولوی احمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال ساکن سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد /۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں اور میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: منیر احمد کلرک ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر آفس سرگودہا۔ گواہ شد: محمود احمد دوا میڈیکل ہال سرگودہا۔ گواہ شد: عبدالحق وکیل سرگودہا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۶۴: مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ پیر منیر احمد صاحب راجپوت عمر ۱۷ سال ساکن سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد زیور وزنی دو تولے قیمتی /۲۲۵ روپے اور حق مہر بذمہ خاوند /۵۰۰ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: صفیہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: محمود احمد دوا میڈیکل سٹورز سرگودہا۔ گواہ شد: پیر منیر احمد سرگودہا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۷۳: مسماۃ شہزادہ بیگم زوجہ عبداللطیف خان صاحب قوم راجپوت عمر ۴۴ سال ساکن بھاڈولہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ٹکہ طلائی ایک تولہ۔ کلپ طلائی ایک تولہ۔ جھمکی بالیاں ایک تولہ۔ انگوٹھی طلائی ۹ ماشہ۔ انگوٹھی طلائی ۶ ماشہ۔ نتھ طلائی ایک تولہ۔ زیورات ۸۸ تولہ۔ کل قیمتی اندازاً /۴۰۰ ہے۔ میرا حق مہر /۷۰۰ روپیہ ہے۔ میں کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا شہزادہ بیگم۔ گواہ شد: غلام احمد احمدی بھاڈولہ۔ گواہ شد: عبداللطیف خان خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۳۷۷: مسمیٰ سوار عبدالغفور ولد چوہدری حسن دین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال ساکن محلہ ذیل پورہ شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار /۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: عبدالغفور بی اے سی سنٹر نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد: بشیر احمد بی۔ اے سی سنٹر نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد: کپتان ملک خادم حسین بی۔ اے سی سنٹر نوشہرہ چھاؤنی

وصیت نمبر ۱۲۴۴۴: مسمیٰ عبدالمجید ولد حسین بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال ساکن محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد /۸۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: عبدالمجید بقلم خود گرداور قانونگوئی محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: سید علی پٹواری بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۴۵۵: مسماۃ عنایت بیگم زوجہ مرزا احمد دین صاحب قوم مغل عمر ۴۴ سال ساکن خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر /۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور زیور ایک جوڑی طلائی کانٹے ۱/۲ تولے قیمتی /۱۰۰ روپیہ۔ ایک ہار وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی /۱۲۵ روپے ایک تیلی طلائی وزنی دو رتی قیمتی /۲ روپے کل جائداد قیمتی /۷۲۷ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: عنایت بیگم موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد: مرزا احمد دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ہماری امداد کیجئے تاکہ آپ کی امداد ہو سکے

ریلوے سروس سے رشوت خوری۔ بدعنوانی اور بدتہذیبی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور اُسے بہتر بنانے کے لئے ریلوے کے حکام آپ کی امداد و معاونت کے خواستگار ہیں۔

اگر سفر کے دوران میں یا ریلوے سے کوئی معاملہ کرتے وقت آپ کو کوئی شکایت پیدا ہو گئی ہے تو فوراً متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو مکمل حالات سے آگاہ کریں:-

۱ اگر آپ محسوس کریں کہ معقول مدت تک انتظار کرنیکے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ تو جنرل منیجر (شکایات) این۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرز لاہور کو اطلاع دیں۔ آپ کی شکایت پر ایک خاص افسر غور کرے گا۔ جو فوری کارروائی کے لئے صدر دفتر میں تعینات کیا جا چکا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ترقی کی راہ پر گامزن ہے

آپکی سہولیّت کیلئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ایک شعبہ شکایات قائم کر دیا گیا ہے جو عوام کی شکایات کے متعلق کارروائی کریگا۔ ان شکایات میں ریلوے کے ملازموں کی ناشائستہ حرکات نامناسب سلوک۔ رشوت طلبی اور ناجائز بخشیش کے متعلق بھی شکایات شامل ہیں۔

ریلوے سروس میں تساہل اور امکانی نقائص کا علاج سوچنے کے لئے این۔ ڈبلیو۔ آر کا نظم و نسق بہت بے قرار ہے۔ اور یہ مقصد سفر کرنے والے لوگوں اور تاجروں کے عملی تعاون کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

اپنی مدد کے لئے ہماری مدد کیجئے

اور

اپنی شکایات و تجاویز منیجر (شکایات) این۔ ڈبلیو۔ آر ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کو ارسال کیجئے!

اراضی برائے فروخت

قریباً یکصد ایکڑ اراضی نہایت عمدہ باموقعہ ملحقہ حدود کمیٹی لائل پور شہر۔ دو فیصلہ نہریں قابل فروخت ہے ضرورت مند اصحاب تھوڑا تھوڑا رقبہ بھی خرید کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے مجھ سے خط و کتابت کریں

المشتہر:- دل محمد۔ محمد پورہ۔ لائل پورہ شہر

اعلیٰ عطر

دیسی: چنبیلی۔ گلاب۔ حنا۔ مشک۔ گل۔ شبّو گل سوسن۔ اعرابی۔ شام شیراز۔ نرگس

انگریزی: چنبیلی۔ گلاب۔ مشک۔ شبّو سوسن۔ نرگس۔ ایولون۔ شاہی وغیرہ

دیسی فی تولہ چار روپے

انگریزی فی شیشی عہ۔ علاوہ محصولڈاک

ایمپیریل کیمیکل کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

اس زمانہ کا ربانی مصلح

ان کا دعویٰ۔ اُن کی تعلیم۔ انکی اپنی زبان میں۔ انگریزی و اُردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

حمل کا گر جانا۔ بچہ پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا۔ سبز۔ سفید دست رکتے۔ پیچش۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے۔ زہرباد۔ خسرہ۔ مبارکی۔ بخار محرقہ۔ ورد پسلی۔ نمونیہ ان سب کے لئے حب اٹھرا اکسیر ہے۔ ان چالیس سالہ مجرب گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ ہزاروں بے چراغ گھر اس وقت خوبصورت بچوں سے روشن ہیں۔ اسکے استعمال سے بچہ۔ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست پیدا ہو کر والدین کیلئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ یکمشت منگانے پر تیرہ روپے بارہ آنے۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

نوٹس

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ مندرجہ ذیل ریل کاروں کے اوقات میں حسب ذیل تبدیلیاں کی جائینگی

۲۰ جنوری کو جمعہ کے روز سے S اپ اور T ڈاؤن ریل کاریں تاندلیانوالہ اور شورکوٹ روڈ کے درمیان چلنی بند ہو جائیں گی۔ S اپ لاہور سے تاندلیانوالہ تک حسب ذیل اوقات پر چلا کریگی۔

روانگی لاہور ۵ —— ۱۱

آمد تاندلیانوالہ ۵۵ —— ۱۴

T ڈاؤن ریل کار تاندلیانوالہ سے لاہور تک اپنے سابقہ اوقات پر ہی چلا کریگی

۲- اسی تاریخ سے R اپ لاہور اور قصور کے درمیان رات کو بجائے قصور سے صبح کے وقت حسب ذیل اوقات کے مطابق چلا کرے گی۔

روانگی — قصور ۴۵ —— ۷

آمد لاہور ۱۵ —— ۹

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات دریافت کرنے کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

زد جام عشق:- قوت مردانہ کی خاص دوا قیمت ایک ماہ پندرہ روپے۔ مشک سانڈہ روغن فی تولہ:- دواخانہ نور الدین ۲۰ جودھامل بلڈنگ لاہور

سارے مشرق وسطیٰ میں غیر معمولی موسمی حالات

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ سارے مشرق وسطیٰ میں غیر معمولی موسمی حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ قاہرہ اس وقت کے لحاظ سے درجہ حرارت اوسط سے بہت نیچے گر گیا ہے اور گذشتہ ایک مہینہ میں ایک سال کی اوسط بارش ہو گئی ہے۔ بالائی مصر کے مقام منقد میں درجہ حرارت صفر سنٹی گریڈ رہا ہے۔ اسکندریہ مصر کا گرم ترین مقام ہے قاہرہ کے ۷ ڈگری درجہ حرارت کے مقابلہ میں وہاں کم سے کم حرارت ۹ ڈگری ہے۔ اردن کی ساری مملکت میں بارش ہو رہی ہے اور بیت المقدس۔ رملا اور بیروت میں برفباری شروع ہو گئی ہے۔ جافہ اور حیفہ کے درمیان رسل و رسائل منقطع ہیں اور سیلاب سے دیہاتی بستیاں بہ گئی ہیں۔

عراق شدید ترین برما کا شکار ہو رہا ہے درجہ حرارت صفر سے بہت نیچے ہے اور ملک کے بیشتر حصوں میں شدید برفباری ہوئی ہے۔ پانی کے اکثر چشمے یخ بستہ ہو گئے ہیں موصل کے ضلع میں رسل و رسائل کا سلسلہ بالکل معطل ہے (اسٹار)

اقوام متحدہ کے میثاق کا ترجمہ

لیک سکسیس ۱۸ جنوری۔ عنقریب اقوام متحدہ انسانی حقوق کا عربی سرکاری ترجمہ شائع کرنے والی ہے ترجمہ مختلف حکومتوں اور عربی کے علماء کا پیش کردہ ہے اقوام متحدہ کے میثاق کا عربی میں سرکاری ترجمہ موجود نہیں ہے گو مصر نے انگریزی کی اصل عبارت سے اور شام نے فرانسیسی عبارت سے ترجمہ کیا۔

بجلی کے ناجائز استعمال کو روکنے کے لئے خاص سرکاری عملہ کا تقرر

لاہور ۱۸ جنوری ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے بجلی کے ناجائز استعمال کا پتہ لگانے کے لئے ایک خاص عملہ مقرر کیا ہے یہ عملہ صوبہ بھر میں بجلی استعمال کرنے والوں کی عمارتوں کا معائنہ کرے گا تاکہ یہ دیکھا جائے کہ آیا منظور شدہ مقدار سے زیادہ بجلی استعمال تو نہیں کی جاتی۔ بجلی کی محدود بہم رسانی اور کوئلہ کی کمی سے پیدا شدہ صورت حال کے پیش نظر یہ نہایت ضروری ہے کہ بجلی استعمال کرنے والے اپنے مفاد کا خیال رکھتے ہوئے منظور شدہ مقدار سے زیادہ بجلی استعمال نہ کریں۔ ناجائز طور پر بجلی کا استعمال ہنگامی کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کے مترادف ہے اور ایسی صورت میں ناجائز کنکشن کاٹ دیئے جا سکتے ہیں۔ لہذا بجلی استعمال کرنے والوں کو چاہیئے کہ ناجائز کنکشن کی صورت میں وہ خود بخود ان کا استعمال ترک کر دیں۔ اور اگر منظور شدہ زیادہ سے زیادہ حد کے بارے میں انہیں کوئی شبہ ہو تو وہ بجلی گھر کے دفتر سے دریافت کر لیں کہ انہیں کس حد تک بجلی استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

دستور ساز اسمبلی سے میں کسی صورت میں بھی استعفےٰ نہیں دونگا

میاں افتخار الدین کا بیان

کراچی ۱۸ جنوری میاں افتخار الدین نے جن کو مجلس دستور ساز کی مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی نے اپنے کل کے اجلاس میں پارٹی سے خارج کر دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ آج اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ اگر مجھ سے دستور ساز اسمبلی سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کرے گی تب بھی میں مستعفی نہیں ہوں گا۔ اسلئے کہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مجلس دستور ساز کے انتخاب میں کامیاب ہوا تھا۔ اب اس کا وجود باقی نہیں۔ میں قانونی طور پر پاکستان مسلم لیگ کی ہدایت کے مطابق استعفےٰ دینے کا پابند نہیں میاں صاحب نے کہا کہ پنجاب مسلم لیگ کونسل کی ہدایات کے مطابق میں نے پبلک سیفٹی آرڈیننس کی مذمت کی تھی

لیاقت ہارون ملاقات

کراچی ۱۸ جنوری۔ آج پھر سندھ مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں وزارتی بحران کو دور کرنے کے لئے مختلف پارٹیوں کو متحد کرنے کی از سر نو کوشش کی گئی۔ اجلاس کے بعد مسٹر یوسف ہارون نے مسٹر لیاقت علی خاں سے ملاقات کی۔

کلکتہ میں فساد ہو گیا

کلکتہ ۱۸ جنوری۔ آج صبح کلکتہ کے مشرقی مقامات میں باگماری کے مقام پر دو گروہوں میں تصادم ہوا۔ جس میں ۹ افراد زخمی ہوئے یہ فساد سرسوتی پوجا کے لئے دان دینے کے سوال پر ہوا تھا ایک فریق کے کسی آدمی نے چندہ مانگنے والے ایک لڑکے کو چانٹا مارا تھا۔ اس نے اپنے بڑوں سے جا کر شکایت کی۔ اس پر دونوں میں لڑائی ہو گئی جسمیں لاٹھیاں اینٹیں۔ سوڈا واٹر کی بوتلیں استعمال کی گئیں۔ دو بم بھی پھٹے۔ ان سے کوئی زخمی نہ ہوا پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ اور اس نے جلد ہی حالات پر قابو پا لیا۔

(بقیہ صفحہ اول)

کیمپوں میں رہ کر فاسسٹ حکومت کے انتہائی مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا اور اس دوران میں بھی ہر موقع پر آپ کے صبر و استقلال اور اسلامی نمونہ سے متاثر ہو کر اٹلی کے باشندے اور دیگر غیر ملکی لوگ اسلام کی طرف مائل ہوتے رہے۔

آپ کے ذریعہ جن لوگوں کو قبول اسلام کی توفیق ملی ان میں پروفیسر یقین اور پروفیسر عمر الاسلام جیسی معروف ہستیاں بھی شامل ہیں۔ آپ نے کاؤنٹ غلام احمد صاحب نو مسلم کا بھی خاص طور پر ذکر کیا اور ان کے اخلاص اور عقیدت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے یہ تمام واقعات محض تفریح و تفنن کے طور پر پیش نہیں کئے بلکہ ان مخصوص حالات کو بیان کرنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تا آپ پر واضح ہو جائے کہ خدا تعالیٰ ان کمزور و بے حقیقت انسانوں کی کس طرح تائید فرماتا ہے جو امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے پیش کر دیتے ہیں۔ آپ ایک خدائی جماعت کے نوجوان ہیں۔ اس خدائی جماعت کے کہ جسے خدا تعالیٰ نے فتح و نصرت کے محکم اور اٹل وعدوں کے ساتھ قائم کیا ہے آپ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدمتِ اسلام کیلئے تیار کرنا چاہیئے اور اس عزم کو اپنے دلوں میں راسخ کر لینا چاہیئے کہ آپ اس وقت تک دم نہ لیں گے کہ جب تک دنیا یہ زبان حال اس بات کا اعلان نہ کر دے کہ واقعی دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کا دورِ دورہ قائم ہو چکا ہے۔

مکرم مولوی محمد شریف صاحب چودہ سال تک بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۳۰ء کے اوائل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت آپ کو سپین بھیجا گیا جہاں خانہ جنگی چھڑ جانے کے بعد آپ کو وہاں سے مجبوراً نکلنا پڑا۔ جس کے بعد آپ کو اٹلی میں متعین کر دیا گیا۔ جہاں ایک عرصہ دراز تک تبلیغی فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ کچھ عرصہ کیلئے پاکستان واپس تشریف لائے ہوئے ہیں۔

مکرم ملک صاحب کی پر از معلومات تقریر کے بعد صدر جلسہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے تائید الٰہی کے موضوع پر ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس زمانے میں بھی خدا تعالیٰ احمدیت کے ان مجاہدین کی خارق عادت طور پر تائید فرماتا ہے جو آجکل بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ بعدہٗ دعا ہوئی اور جلسہ کے برخواست ہونے کا اعلان کیا گیا۔

سردار ابراہیم کی واپسی

نیویارک ۱۹ جنوری۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار ابراہیم خاں آج عازم منطقر ہو گئے ہیں۔ موصوف سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث میں حصہ لینے کیلئے یہاں آئے تھے۔ روانگی سے قبل انہوں نے ایک بیان دیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں مایوس جا رہا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کی اہمیت کا احساس کرے گی۔ لیکن اب میں غیر معین عرصہ تک اس بحث کا انتظار نہیں کر سکتا۔

مسٹر سہروردی کی درخواست

لاہور ۱۹ جنوری مسٹر حسین شہید سہروردی جو آجکل محدود مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں لاہور ہائی کورٹ بار کا باقاعدہ ممبر بننے کی درخواست دائر کی ہے۔

گندم کی خریداری کیلئے ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کا سونا

لنڈن ۱۹ جنوری۔ میڈرڈ سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جنرل فرینکو نے گندم کی خریداری کی شدید ضرورت پورا کرنے کے لئے نیویارک کے ایک بنک سے قرض لینے کی ضمانت کے لئے ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کا سونا طیارہ سے امریکہ روانہ کیا ہے یہ اطلاع ہسپانیہ کے پانچ لاکھ ٹن غلہ کے لئے غیر ملکی ٹنڈر طلب کرنے کے بعد موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہسپانیہ کناڈا اور امریکہ سے مزید ایک کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے۔ اوٹاوہ کے حلقوں کا کہنا ہے کہ ہسپانیہ پر کناڈا صنعت کے ۵ لاکھ ڈالر باقی ہیں اور ادائیگی کی درخواست کا کوئی نہیں ملا ہے۔ (دستار)

اسلام پور اسٹیٹ ضلع ٹھٹھہ کے حصہ داران کے پتے درکار ہیں

تمام حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ کو تاکید ہے کہ یہ اشتہار پڑھتے ہی مجھے اپنا پورا نام معہ ولدیت اور موجودہ پتہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔ انتظامات کے لئے یہ اطلاع ضروری ہے۔ میں یہاں جنوری کے آخر تک رہوں گا۔ اس سے پہلے یہ اطلاع یہاں پہنچ جانی چاہیئے۔ نیز اپنے حصہ کی اراضی کی کاشت کیلئے بھی دوستوں کو میری موجودگی میں یہاں پہنچ جانا چاہیئے تاکہ میرے سامنے ان کا بندوبست ہو جائے جیسا کہ میں پہلے بھی اطلاع دے چکا ہوں کہ اگر مزارعان مقامی ہی رہے تو زمین کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔

والسلام   فتح محمد سیال

اسلام پور اسٹیٹ ڈاکخانہ میرپور بٹھورو سندھ